درس ۱۶

زکوٰۃ کے احکام

زکوٰۃ کے لغوی معنی پاک ہونا، بڑھنا اور نشو و نما پانا کے ہیں۔ یہ ایک مالی عبادت ہے۔ یہ محض ناداروں کی کفالت اور دولت کی تقسیم کا ایک موزوں ترین عمل ہی نہیں بلکہ ایسی عبادت ہے جو قلب اور رُوح کا میل کچیل بھی صاف کرتی ہے۔ انسان کو اللہ کا مخلص بندہ بناتی ہے۔ نیز زکوٰۃ اللہ کی عطا کی ہوئی بے حساب نعمتوں کا اعتراف اور ان کا شکر بجالانے کا بہترین ذریعہ ہے۔

دس چیز پر زکوٰۃ واجب ہے:

۱۔ گندم (گیہوں)
۲۔ جو
۳۔ خرما (تمر)
۴۔ انگور (کشمش)

ان چار چیزوں کو غلات چہارگانہ کہتے ہیں۔

۵۔ سونا
۶۔ چاندی

ان دونوں چیزوں کو نقدین کہا جاتا ہے۔

۷۔ اونٹ
۸۔ گائے
۹۔ بھیڑ اور بکری

ان تین چیزوں کو (انعام ثلاثہ) کہا جاتا ہے۔

ان دس چیزوں کو (اموال زکوٰۃ) کہا جاتا ہے۔

۱۰۔ تجارت کا مال احتیاط واجب کی بنا پر۔

زکوۃ واجب ہونے کی شرائط:

۱: کہ مال نصاب تک پہنچ جائے۔

۲: انسان آزاد ہو۔

۳: انسان کی اپنی ملکیت ہو۔

نکتہ ۱: (اونٹ، گائے، بھیڑ، بکری، سونا، چاندی) پر زکوۃ اس وقت واجب ہوتی ہے کہ جب انسان گیارہ مہینے کامل ان چیزوں کا مالک رہا ہو۔

نکتہ 2: سونے، چاندی اور مال تجارت پر زکوۃ کے واجب ہونے کی شرط یہ ہے کہ ان چیزوں کا مالک، بالغ اور عاقل ہو۔

سونے کے دو نصاب ہے:

پہلا نصاب: بیس مثقال شرعی ہے جس کا ہر مثقال 18 چنے کے برابر ہوتا ہے پس سونا جب بیس مثقال شرعی کی مقدار کے برابر ہو جیسا کہ ذکر کیا گیا ہے وہ بازاری مثقال سے پندرہ مثقال کے برابر ہو گا۔ چنانچہ زکوۃ واجب ہونے کی ساری شرائط موجود ہوں تو لازم ہے کہ چالیسواں حصہ (ڈھائی فی صد) جو نو چنے کے برابر ہو گا اس کو زکوۃ کے عنوان سے دے اور اگر اتنی مقدار نہ ہو تو اس پر زکوۃ واجب نہیں ہے۔

دوسرا نصاب: چار مثقال شرعی ہے۔

چاندی کے دو نصاب ہیں:

پہلا نصاب: دو سو درہم جیسا کہ ذکر کیا گیا ہے 105 بازاری مثقال کے برابر ہے پس اگر چاندی کی مقدار 105 بازاری مثقال ہو اور دوسری شرائط بھی موجود ہوں تو چالیسواں حصہ (ڈھائی فی صد) جو 2 مثقال اور 15 چنے ہے اس کی زکوۃ

ادا کرے گا اور اگر اس مقدار تک نہ پہنچے تو اس کی زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔

دوسرا نصاب: چالیس درہم جیسا کہ ذکر کیا گیا ہے 21 بازاری مثقال کے برابر ہے۔

- سونا اور چاندی سکہ دار ہو اور اس کے ذریعے معاملہ کرنا رائج ہو۔
- سونا یا چاندی معین نصاب کی حد تک پہنچ جائے۔
- انسان زکوٰۃ والے ایک سال میں تمام عمومی اور خصوصی شرائط کے ساتھ سونا اور چاندی کا مالک ہو۔

اونٹ کے بارہ نصاب ہیں:

اوّل: پانچ اونٹ اور اس کی زکوٰۃ ایک بھیڑ ہے اور جب اونٹوں کی تعداد اتنی نہ ہو تو زکوٰۃ نہیں ہے۔

دوّم: دس اونٹ اور اس کی زکوٰۃ دو بھیڑیں ہے۔

سوّم: پندرہ اونٹ اور اس کی زکوٰۃ تین بھیڑیں ہے۔

چہارم: بیس اونٹ اور اس کی زکوٰۃ چار بھیڑیں ہے۔

پنجم: پچیس اونٹ اور اس کی زکوٰۃ پانچ بھیڑیں ہے۔

ششم: چھبیس اونٹ اور اس کی زکوٰۃ ایک اونٹ ہے جو دوسرے سال میں داخل ہو گیا ہو۔

ہفتم: چھتیس اونٹ اور اس کی زکوٰۃ ایک اونٹ ہے جو تیسرے سال میں داخل ہو گیا ہو۔

ہشتم: چھیالیس اونٹ اور اس کی زکوٰۃ ایک اونٹ ہے جو چوتھے سال میں داخل ہوا ہو۔

نہم: اکسٹھ اونٹ اور ان کی زکوٰۃ ایک اونٹ ہے جو پانچویں سال میں داخل ہو گیا ہو۔

دہم: چھہتّر اونٹ اور ان کی زکوٰۃ دو اونٹ ہے جو تیسرے سال میں داخل ہو گئے ہوں۔

گیارہواں: اکانوے اونٹ اور ان کی زکوٰۃ دو اونٹ ہے جو چوتھے سال میں داخل ہو گئے ہوں۔

بارہواں: ایک سو اکیس اونٹ اور اس سے زیادہ کے لیے لازم ہے کہ ہر چالیس اونٹ کے لیے ایک اونٹ دے جو تیسرے سال میں داخل ہو گیا ہو یا ہر پچاس اونٹ کے لیے ایک اونٹ دے جو چوتھے سال میں داخل ہو گیا ہو یا چالیس اور پچاس دونوں اعتبار سے حساب کرے اور بعض مقامات میں اختیار رکھتا ہے چالیس یا پچاس میں سے کسی ایک سے حساب کرے جیسے دو سو اونٹ میں، لیکن ہر صورت میں لازم ہے کہ اس طرح سے حساب کرے کہ کچھ باقی نہ رہے۔

❖ دو نصاب کے درمیان کے مال کی زکٰوۃ واجب نہیں ہے پس اگر اونٹوں کی تعداد پہلے نصاب سے زیادہ ہو جائے جو پانچ ہے تو جب تک دوسرے نصاب تک نہ پہنچے جو دس ہے تو فقط پانچ اونٹ کی زکٰوۃ دینا ہو گی اور بعد کے نصابوں کا بھی یہی حکم ہے۔

گائے کے دو نصاب ہیں:

پہلا نصاب: تیس گائے ہے جس کی زکٰوۃ ایک گوسالہ (بچھڑا) ہے جو دوسرے سال میں داخل ہو گیا ہو۔

دوسرا نصاب: چالیس گائے ہے اور اس کی زکٰوۃ ایک مادہ گوسالہ ہے جو تیسرے سال میں داخل ہو گیا ہو۔

بھیڑ (بکری) پانچ نصاب رکھتی ہے:

اوّل: چالیس ہے اور اس کی زکٰوۃ ایک بھیڑ ہے اور جب تک بھیڑ کی تعداد چالیس تک نہ پہنچے اس پر زکٰوۃ نہیں۔

دوّم: ایک سو اکیس ہے اور اس کی زکٰوۃ دو بھیڑیں ہے۔

سوّم: دو سو ایک ہے اور اس کی زکٰوۃ تین بھیڑیں ہے۔

چہارم: تین سو ایک ہے اور اس کی زکٰوۃ چار بھیڑیں ہے۔

پنجم: چار سو اور اس سے زیادہ ہے کہ اس کی زکٰوۃ ہر سو بھیڑوں پر ایک بھیڑ ہے۔

جو افراد تجارت کا مال اور کام کے لیے سرمایہ رکھتے ہیں اور ان کا قصد یہ ہے کہ اس کے ذریعے تجارت اور کام کریں تو عمومی شرائط کے ہوتے ہوئے جو پہلے بیان کیا گیا اور خصوصی شرائط کے ساتھ جو بعد میں آئیں گی احتیاط واجب کی بنا پر لازم ہے کہ تجارت کے مال اور سرمایہ کی زکوٰۃ ادا کرے کہ اس کی مقدار چالیسواں حصہ (ڈھائی فی صد) ہے۔

پہلی اور دوسری شرط: تجارت کے مال کا مالک بالغ ہو اور پورے سال عاقل رہے۔

تیسری شرط: انسان تجارت کے مال کا مالک عقدِ معاوضہ کے ذریعے بنا ہو۔

چوتھی شرط: تجارت کا مال نصاب کی مقدار تک پہنچ چکا ہو۔

پانچویں شرط: اس مال کی زکوٰۃ والا ایک سال گزر چکا ہو۔

چھٹی شرط: پورا سال تجارت کے مال سے تجارت کرنے کا قصد باقی رہے۔

ساتویں شرط: تجارت کا مال پورے سال میں اپنی اصل قیمت یا اس سے زیادہ میں قابل فروخت ہو۔

آٹھویں شرط: مالک تجارت کے مال میں عرفاً تصرف کر سکتا ہو۔

زکوٰۃ آٹھ جگہوں پر خرچ کی جاسکتی ہے:

مصارفِ زکوٰۃ

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ فَرِيضَةً مِّنَ اللّهِ وَاللّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌO

”زکوٰۃ تو صرف ان لوگوں کے لئے جو محتاج اور نرے نادار (مسکین) ہوں اور جو اس کی تحصیل پر مقرر ہیں اور جن کے دلوں کو اسلام سے الفت دی جائے (اسلام کی طرف مائل کرنا ہو) اور (غلاموں کی) گردنیں آزاد کرنے میں اور قرض داروں کو اور اللہ کی راہ اور مسافر کو، یہ ٹھہرایا ہوا (مقرر شدہ) ہے اللہ کی طرف سے اور اللہ علم و حکمت والا ہے“۔

(التوبة، 9: 60)

پہلا اور دوسرا مقام: غریب اور مسکین

تیسرا مقام: زکوۃ کی جمع آوری کرنے والے

چوتھا مقام: وہ افراد جنہیں زکوۃ دینے سے اسلام یا مذہب حقہ کی طرف رغبت دینا ہو (المولفۃ قلوبہم)

پانچواں مقام: غلاموں کو خریدنا اور انہیں آزاد کرنا

ساتواں مقام: فی سبیل اللہ

آٹھواں مقام: ابن السبیل (ایسا مسافر جو سفر میں محتاج ہو گیا ہو)